Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۶ رجب ۱۴۰۰ھ ۔ ۳۱ ہجرت ۱۳۵۹ ہش ۔ ۳۱ مئی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۲۲

نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء کو حضور ۳ جون کو طلائی تمغے دینگے

احمدی طلباء فوری طور پر اپنی حاصل کردہ پوزیشنوں سے ناظر تعلیم کو آگاہ کریں

تقسیم تمغہ جات کی تقریب بعد از نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگی

ربوہ۔ ناظر صاحب تعلیم محترم صوفی بشارت الرحمن صاحب نے بتایا ہے کہ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۳ جون کی شام بعد از نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو طلائی تمغہ جات (گولڈ میڈل) بطور انعام عطا کرینگے

مکرم ناظر صاحب تعلیم نے بتایا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اعلان فرما چکے ہیں کہ جو احمدی طلباء یا طالبات ۱۹۸۰ء میں یونیورسٹی بورڈ یا محکمہ تعلیم کے وظائف کے امتحان میں اول، دوم یا سوئم آئے ہوں انہیں حضور کی طرف سے طلائی تمغہ جات بطور انعام دیئے جائیں گے۔ چنانچہ ایسے تمام احمدی طلباء فوری طور پر اپنے صدر صاحبان جماعت / امراء کرام کی تصدیق سے نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔

ناظر صاحب موصوف نے بتایا کہ تقسیم تمغہ جات کی اس تقریب میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے دست مبارک سے ان طلباء کو یہ انعامی تمغہ جات تقسیم فرمائینگے

ناظر صاحب تعلیم نے طلباء و طالبات سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی تصدیق شدہ پوزیشنوں کے ہمراہ اپنے نمبروں کی تفاصیل سے بھی آگاہ کریں۔ یاد رہے کہ جملہ پوزیشنوں کی تصدیق امرائے کرام یا صدر صاحبان کے ذریعہ ہونا ضروری ہے اور یہ تفاصیل جلد از جلد ناظر تعلیم تک پہنچائی جائیں۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ میں نکاح کی مبارک تقریب

احباب جماعت کو خوشی و مسرت سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت المصلح الموعودؓ رضی اللہ عنہ کی نواسی عزیزہ مکرمہ یاسمین احمد سلمہا اللہ کا نکاح مکرم طاہر عارف سلمہ اللہ صاحب کے ہمراہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۵ مئی ۱۹۸۰ء کو بعد نماز مغرب قصر خلافت ربوہ میں بعوض ۲۱ ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ عزیزہ محترمہ یاسمین احمد سلمہا اللہ مکرم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال اور محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ سابق ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہیں جبکہ مکرم طاہر عارف صاحب ایم۔اے سلمہ اللہ محترم مولانا چوہدری محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان حال مقیم سرگودہا کے صاحبزادے اور حضرت چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم کے پوتے ہیں اور سی ایس ایس کا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کرنے کے بعد آجکل رحیم یار خان میں بطور اے ایس پی تعینات ہیں۔

اس مبارک موقعہ پر ادارہ الفضل محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ اور مکرم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال اور محترم مولانا محمد یار صاحب عارف کے افراد خاندان کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے

"دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے خاص فضل و کرم سے برکت سے نوازے۔ اور مثمر بثمرات حسنہ کرے آمین ثم آمین۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ ہجرت / مئی۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل صبح چند روز کے لئے اسلام آباد روانہ ہو گئے۔ جہاں پر تیسرے پہر حضور بخیریت وہاں پہنچ گئے۔ حضور کی صحت کے متعلق کل کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور آپ کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی غیر حاضری کے عرصہ کے دوران محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت گزشتہ تین دن سے بلڈ پریشر کمزوری اور چھینکیں آنے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کو بابرکت لمبی عمر عطا کرے آمین

میرے والد محترم مکرم رستم علی صاحب مقیم کنری ضلع تھرپارکر سندھ ایک سال دو ماہ سے بعارضہ فالج صاحب فراش ہیں۔ عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ چلنے پھرنے سے ابھی تک معذور ہیں۔ احباب جماعت خدا تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ میرے والد صاحب محترم کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

حیدر علی ظفر مربی سلسلہ لاہور
نزیل کنری سندھ

جماعت احمدیہ ماریشس کی طرف سے افغان مہاجرین کیلئے امدادی رقم کا عطیہ

مبلغ انچارج ماریشس مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور نے اپنی رپورٹ کارگزاری بابت ماہ اپریل ۱۹۸۰ء میں تحریر کیا ہے کہ "جماعت احمدیہ ماریشس کی طرف سے سیکرٹری صاحب سفارتخانہ پاکستان کی خدمت میں دو ہزار روپے کی رقم افغان مہاجرین کی امداد کے طور پر دی گئی۔"

(وکالت تبشیر ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۶ رجب ۱۴۰۰ھ
۳۱ ہجرت ۱۳۵۹ ہش

حصولِ علم کا حقیقی ذریعہ

معلم حقیقی ذات خداوندی ہے ۔ اسی کے فضل سے علم حاصل ہوتا ہے اور اسی کی برکت عطا سے حیات کے اسرار کھلتے ہیں ۔ انسان ازل سے جستجو میں لگا ہوا ہے اور دن رات کائنات کے راز ہائے دروں کی سربستہ گتھیاں سلجھانے میں لگا رہتا ہے اور ہوتا یوں ہے کہ جب کوئی انسان علم حاصل کر لیتا ہے یا اپنی دانست میں بڑا عالم بھی بن جاتا ہے تو وہ علم کی وجہ تفاخر بنا لیتا ہے اور بعض اوقات خدا تعالیٰ کی ذات پر دلیری اور شوخی سے اعتراض شروع کر دیتا ہے اور اس کے ذہن میں یہ نہیں آتا کہ اس کا مبلغ علم خدا تعالیٰ کی ازل تا ابد پھیلی ہوئی کائنات کے مقابلہ پر کیا ہے ۔ ایسے لوگوں کا جو خدا تعالیٰ کے خوف سے عاری ہو کر اپنے علم کو بہت خیال کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یوں ذکر فرمایا ہے :۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۗ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ○
(فاطر: ۲۹)

"ترجمہ: اور لوگوں اور چارپایوں اور جانوروں میں سے بھی بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کا رنگ دوسرے سے جدا ہوتا ہے ۔ حقیقت اسی طرح ہے اور اللہ کے بندوں میں سے صرف (حقیقی) علم رکھنے والے ہی اس سے ڈرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ بڑا غالب اور بہت بخشنے والا ہے ۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے علم کی ایک شاخ کی طرف اشارہ کر کے اس لطیف اور باریک نکتے کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا خوف رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو کہ اس کی کائنات کا حقیقی علم رکھتے ہیں ۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کی کائنات پر اعتراضات جڑنے والے وہی لوگ ہیں جو کہ درحقیقت سچے علم سے بے بہرہ ہوتے ہیں ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو اعتراض کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ کی ذات کی قدرتوں کا صحیح علم حاصل کرنا ضروری ہے ورنہ اعتراض کرنے والا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو بھی دعوت دے سکتا ہے ۔

بخاری میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں کندہ کے ایک شخص کی نسبت اطلاع ملی جس نے یہ بیان کیا کہ قیامت کے دن دھواں پیدا ہوگا اور وہ منافقوں کی آنکھوں اور کانوں میں گھس جائے گا اور مومنوں کو اس سے زکام کی سی حالت پیدا ہو جائے گی ۔ جب عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ خبر ملی وہ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے وہ غصے میں اٹھ کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ آدمی کو چاہیئے کہ جو جانتا ہو اسے بیان کرے اور جو نہیں جانتا اس کی بابت کہدے کہ اللہ خوب جانتا ہے ۔ یہ بھی علم کی بات ہے کہ جس چیز کو نہ جانے اس کا اقرار نہ کرے ۔

اس سے واضح ہے کہ اعتراض کر دینا اور بلا سوچے سمجھے حکم لگا دینا ناپسندیدہ امر ہے ۔ تحقیق و تجسس سے منع نہیں کیا جا رہا صرف اس امر کی فلاسفی ذہن نشین کرانا مقصود ہے کہ اعتراضات کرنے سے پہلے انسان کو اپنی حیثیت اور اس کے مقابل پر خدا تعالیٰ کی ذات کا اعلیٰ اور ارفع مقام ضرور ذہن میں رکھنا چاہیئے کیونکہ اس بارہ میں لاپرواہی دین اور دنیا دونوں کی خرابی کا موجب بن جاتی ہے اور ایمان خطرہ میں پڑ جاتا ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اہم نکتے کو نہایت خوبصورتی اور بصیرت سے حل فرمایا ہے ۔ حضورؑ فرماتے ہیں :۔

"ہم یہ نہیں کہتے کہ اعتراض نہ کرو ۔ نہیں کرو اور ضرور کرو ۔ شوق سے اور دل کھول کر کرو ۔ لیکن دو باتیں زیر نظر رکھو ۔ اوّل خدا کا خوف (اور اس کی لامحدود طاقت) دوسرے انسان کی نیستی اور محدود علم بڑے بڑے فلاسفر بھی آخر اقرار کرنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ ہم جاہل ہیں انتہائے عقل ہمیشہ انتہائے جہل پر ہوتی ہے ۔ مثلاً ڈاکٹروں سے پوچھو کہ عصبۂ مجوفہ کو سب وہ جانتے اور سمجھتے ہیں ۔ مگر نور کی ماہیت اور اس کا کنہ تو بتلاؤ کہ کیا ہے آواز کی ماہیت پوچھو تو یہ کہیں گے کہ کان کے پردہ پر یوں ہوتا ہے اور وں ہوتا ہے لیکن ماہیت آواز خاک بھی نہ بتلا سکیں گے ۔ آگ کی گرمی اور پانی کی ٹھنڈک پر کیوں کا جواب نہ دے سکیں گے ۔ کنہ اشیاء تک پہنچنا کسی حکیم یا فلاسفر کا کام نہیں ہے ....

انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے اکثر امراض اور عوارض کے اسباب اور علامات ڈاکٹروں کو معلوم نہیں تو کیا ایسی کمزوری پر اسے مناسب ہے کہ وہ بساط سے بڑھ کر چلے ؟ ہرگز نہیں بلکہ طریق عبودیت یہی ہے کہ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا کہنے والوں کے ساتھ ہو ۔ دیکھو ستارے جو اتنے بڑے بڑے گولے ہیں آسمان میں بغیر ستون کے لٹکتے ہیں اور خود آسمان بغیر کسی سہارے کے ہزارہا سال سے اسی طرح چلے آتے ہیں ۔ چاند ہر روز ڈھلا ڈھلایا نکلتا ہے ۔ آفتاب ہر روز طلوع ہوتا ہے اور ٹھیک رفتار اور روش پر چلتا ہے ۔ ہمارے کاموں میں کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہو جاتی ہے ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کام دیکھو کہ یہی چاند سورج اپنے ایک ہی طریق پر چلتے ہیں ۔ اگر ہر روز ان باتوں کو سوچو کہ سورج ہر روز مقررہ طریق پر نکلتا ہے ، جہات کو بتلاتا ہے ، تو دیوانہ ہو جاؤ ۔ دیکھو ہم پر اتنی حالتیں آتی ہیں ۔ اور سورج پر کوئی حالت نہیں آتی ۔ ایک گھڑی جو دو ہزار روپیہ کی ہو اگر وہ بارہ کی بجائے دس اور دس کی بجائے بارہ بجائے تو نکمی اور ناقص سمجھی جائے گی لیکن خدا تعالیٰ کی قائم کردہ گھڑی ایسی ہے کہ اس میں ذرہ برابر فرق نہیں اور نہ اس کو کسی چابی کی ضرورت نہ صاف کرنے کی حاجت ۔ کیا ایسے صانع کی طاقتوں کا شمار کر سکتے ہیں ۔ انسان حیران ہو جاتا ہے جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ ہماری اشیاء کپڑے برتن وغیرہ جو استعمال میں آتے ہیں گھستے رہتے ہیں ۔ بچے جوان اور بوڑھے ہو کر مرتے ہیں لیکن جو سورج کل طلوع ہوا تھا آج بھی وہی سورج ہے اور ایک لاتعداد زمانہ سے اسی طرح چلا آیا ہے اور چلا جائے گا مگر اس پر کوئی حالت تحلیل وغیرہ کی یا اثر زمانہ کا نہیں ہوتا کس قدر گستاخی ہے کہ ایک کیڑے ہو کر اس رافع ذات الٰہی پر حملہ کریں اور جلدی سے حکم کر دیں کہ خدا میں طاقت نہیں"

(ملفوظات جلد اول ص۹۲-۹۳)

سعادت اسی میں ہے کہ انسان شوخی کی بجائے عاجزی اور تکبر کی بجائے خاکساری کا دامن پکڑے کیونکہ اسی سے حقیقی علم حاصل ہوتا ہے خود کو ایک فانی انسان سمجھے کیونکہ اسی سے لافانی عظمتیں حاصل ہوتی ہیں خود کو حقیر محض اور کیڑا سمجھے کیونکہ اسی سے ابدی قوت اور شوکت اور سربلندی ملتی ہے ۔ اور وہ کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی قربت ہے ۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے ۔ آمین ۔

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معصوم اور خاتم الانبیاء تھے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"ہمارا تو یہی ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ معصوم نبی ہیں کہ جن پر تمام کمالات نبوت کے ختم ہو گئے ہیں اور ہر ایک طرح کا کمال اور درجہ انہیں پر ختم ہو گیا ہے اور ان پر وہ کامل اور جامع کتاب نازل کی گئی جس کے بعد قیامت تک کوئی اور شریعت نہیں آئے گی وہ ایسی کلام ہے جس پر خدا تعالیٰ کی مہر ہے اور جو ہزاروں فرشتوں کے ساتھ اور ان کی حفاظت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی ۔ اگر کوئی الہام ہو یا کشف ہو یا وحی ہو جب تک وہ اس کے ساتھ مطابقت نہ رکھے گی منجانب اللہ نہیں ٹھہر سکتی ۔ ہاں اگر کوئی الہام یا وحی اس کے مطابق ہو ۔ اور ساتھ ہی اپنی تائید میں نشانات بھی رکھتی ہو تو سب سے پہلے ہم اس کو قبول کریں گے ۔ ہمارا مقدور نہیں کہ ایک ذرہ بھر بھی چون و چرا کریں"

(ملفوظات جلد دہم ص۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہسپانیہ میں اسلام

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب استاذ الجامعۃ الاحمدیۃ، ربوہ

(۲)

ہسپانیہ میں اسلام کی آمد

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ طارق بن زیاد کے سپین پر حملہ اور فتح کے بعد سپین میں اسلام پھیلا۔ حالانکہ نہ تو طارق کا حملہ اسپین پر پہلا اسلامی حملہ تھا اور نہ ہی کسی حملہ کے نتیجہ میں اسلام پھیلا ہے بلکہ مفتوح اقوام کو بھی اسلامی رواداری کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مذہبی آزادی دی گئی۔ اور تبدیلی مذہب پر جبر و اکراہ نہیں ہوا۔

چنانچہ پروفیسر آرنلڈ مشہور مورخ ڈوزی کے حوالہ سے "پریچنگ آف اسلام" میں زیر عنوان "سپین میں اسلام" لکھتے ہیں:

"عرب تسلط کے ابتدائی دور میں کسی شخص کو جبراً مسلمان بنانے یا اس پر مذہبی تعصب کا نیا رنگ شروع کرنے کا کوئی واقعہ ہمارے علم میں نہیں آیا۔"

(دعوت اسلام صفحہ ۱۳۱)

اسلامی حملوں کے بعد مسلمانوں کے تمدنی اثرات یا صحیح نتیجہ میں اہل ہسپانیہ کے قبول اسلام میں دخل سے انکار نہیں لیکن تلوار کے زور سے کسی کو مسلمان نہیں بنایا گیا۔

ابتدائی حملے:

اندلس پر پہلے اسلامی حملے کی ابتداء ۲۷ھ میں ہوئی۔ اس حملہ کی وجوہات واضح اور مجمع طور پر نہیں ملتیں تاہم قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی مختلف وجوہات تھیں۔ ایک وجہ قسطنطنیہ کی فتح کے لئے راستہ ہموار کرنا تھا۔ (طبری میں حضرت عثمانؓ کے خط بنام اسلامی جرنیل میں یہ لکھا ہے کہ قسطنطنیہ کو فتح کرنے سے قبل سپین فتح کرو) دوسرے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اسلامی حکومت شمالی افریقہ تک قائم ہو چکی تھی اور اس کے بالمقابل اسپین کی عیسائی حکومت کا وجود دو لحاظ سے خطرناک تھا اوّل عیسائیوں کی پے در پے شکستوں کے بعد اسپین کے عیسائی ان کی مدد کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور دوسرے اسلامی حکومت افریقہ کے عقب میں ایک عیسائی حکومت کا موجود ہونا ہر وقت مسلمانوں کے لئے خطرہ تھا بلکہ آستین میں سانپ پالنے کے مترادف۔ جبکہ خود حکومت اسپین مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی ترقی کو دیکھ کر کسی بھی وقت حملہ کر سکتی تھی۔

چنانچہ ۲۷ھ میں حضرت عثمانؓ نے دو سپہ سالاروں کو کچھ فوج کے ساتھ اندلس پر چڑھائی کے لئے بھیجا۔ یہ سپہ سالار رسول اللہؐ کے صحابی حضرت عبداللہ بن نافعؓ بن حصین اور حضرت عبداللہ بن نافعؓ بن عبدالقیس تھے۔

(تاریخ اندلس صفحہ ۴۹)

ان لوگوں کے ساتھ بربر قوم کے سپاہی لشکر میں شامل تھے۔ وہ بحر و بر دونوں جانب سے اندلس پہنچے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح و نصرت عطا کی (تفصیل کے لئے دیکھیں طبری)

طبری اور ابن اثیر نے بنیادی طور پر اسلامی حملہ کے متعلق یہی باتیں لکھی ہیں۔ اس حملہ کے متعلق "گبن" نے صرف اسی قدر لکھا ہے کہ:-

"عثمانؓ کے عہد میں ان کے غارتگروں کی جماعت نے اندلیسیا کے ساحل کو تاراج کیا تھا۔"

(گبن جلد ۵ صفحہ ۵۵۵)

غرضیکہ یہ مجاہدین اندلس کے بعض شہروں پر قابض رہے اور افریقہ کے بربریوں سے مدد حاصل کرتے رہے لیکن ان قبائل بربر کے مرتد ہو جانے پر اندلس اور افریقہ کی راہ منقطع ہو گئی اور یہ مجاہدین اندلس میں ہی رہ گئے اور ان کے تعلقات کا سلسلہ اسلامی حکومت سے منقطع ہو گیا۔

(تاریخ اندلس۔ طبری جلد ۵ صفحہ ۲۸۱ و ابن اثیر)

یہ مسلمان کس شہر میں تھے؟ یا اندلس پر طارق کے حملہ کے وقت کہاں تھے؟ اور ان پر اس وقت تک کیا گزری؟ اس کی تفصیل بیان کرنے سے تاریخ قاصر ہے تاہم اس اسلامی حملہ سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں کہ اسپین میں اسلام کی ابتدا پہلے اسلامی حملے کے ساتھ ہی ۲۷ھ میں ہو گئی تھی۔ کیونکہ مسلمان جس جگہ رہے ہوں گے جن محدود علاقوں کو فتح کیا ہوگا اس میں اسلام کی تبلیغ ضرور کی ہو گی۔ جہاد اصغر کے بعد جہاد اکبر میں مصروف رہے ہوں گے اور اگر تبلیغ نہ بھی کی ہو تو ان کے تمدنی اثرات سے ضرور لوگ متاثر ہوئے ہوں گے۔ اور کئی سعید روحوں نے اسلام قبول کیا ہوگا۔ غرضیکہ اس حملہ کے ذریعہ سے ہسپانیہ میں اسلام کا وہ بیج بویا گیا جس نے بعد میں ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر لی اور جس کے سائے میں یورپ کی بے شمار آبادیوں نے آرام کیا۔

اس حملہ کے بعد ہسپانیہ پر حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں ایک حملہ کا سراغ ملتا ہے جس کی تفصیلات نہیں ملتیں۔ اسی طرح یزید بن معاویہ کے زمانہ میں عقبہ بن نافع گورنر افریقہ نے اندلس پر حملہ کا ارادہ کیا لیکن کاؤنٹ جولین کے مشورہ سے ترک کر دیا۔

ان قرائن سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اسپین میں مسلمان بھی موجود تھے۔ نیز یہ دلچسپی اس ملک سے مسلمانوں کو تھی۔

فتح ہسپانیہ

ہسپانیہ پر بڑا اسلامی حملہ جس کے نتیجہ میں ہسپانیہ مکمل طور پر اسلام کے زیر نگین ہوا طارق بن زیاد کا حملہ اور موسیٰ بن نصیر کی فتوحات ہیں۔ اس حملہ کی ایک بڑی وجہ تاریخ بیان کرتی ہے اور وہ یہ کہ اس زمانہ میں امراء اور سرداروں کی لڑکیاں بغرض تعلیم و تربیت اور آداب شاہی سیکھنے کی غرض سے شاہی محل میں رکھی جاتی تھیں لیکن انہیں یرغمال کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ اس رواج کے مطابق کاؤنٹ جولین جو سابق شاہ ہسپانیہ وٹیزا کا داماد، سپین کے ساحلی اضلاع کا گورنر اور سبتہ کا قلعدار تھا۔ نیز سپین میں کافی املاک اور اثر و رسوخ رکھتا تھا۔ اس کی بیٹی "فلورنڈا" عرف "کاوا" بھی راڈرک کے محل میں زیر تربیت تھی۔ اس کے حسن و جمال سے متاثر ہو کر راڈرک نے اس کی عصمت دری کرنا چاہی۔ بیٹی نے باپ کو خبر دی۔ کاؤنٹ جولین فوراً طلیطلہ پہنچا اور فلورنڈا کو اس کی والدہ کی علالت کا عذر کر کے راڈرک کی اجازت سے ساتھ لے گیا۔ (تاریخ سپین)

کہتے ہیں راڈرک نے جولین کو جاتے ہوئے کہا کہ:-

"سنا ہے افریقہ کے باز بہت اچھے ہوتے ہیں چند باز بھیج دینا۔" اس نے جواب دیا۔

"زندہ رہا تو ایسے باز بھیجوں گا جن کو آپ نے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔"

(مسعودی جلد ۲ صفحہ ۳۷)

اور تاریخ شاہد ہے کہ جولین عرب اور افریقہ کے وہ بے نظیر اور عدیم المثال باز ہمراہ لایا کہ خود راڈرک ان کا شکار بنا۔ گویا جولین نے مسلمانوں کی مدد سے راڈرک سے اپنی بے عزتی کا انتقام لیا۔

ہمارے نزدیک فلورنڈا کا واقعہ مسلمانوں کے اس حملہ کی فوری وجہ تو قرار پا سکتا ہے تاہم تاریخی شواہد کی روشنی میں اس حملہ کی اور بھی وجوہات ہو سکتی ہیں جو حسب ذیل ہیں:-

(۱) شمالی افریقہ تک اسلامی حکومت قائم ہو چکی تھی اور یہاں سے صرف بارہ میل چوڑی آبنائے جبرالٹر سے پرے سپین کی عیسائی حکومت قائم تھی۔ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی فتوحات کو دیکھ کر حکومت سپین مسلمانوں پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہی تھی۔ ان حالات میں مسلمانوں کے لئے دفاعی حملہ ضروری ہو گیا تھا۔

(۲) دوسری وجہ حملہ کی سپین کے عوام پر حکومت کا ظلم و تشدد ہے جس کی وجہ سے یہودی تو کیا خود عیسائی حکومت سے بیزار ہو کر افریقہ کی اسلامی مملکت سے مدد کے طالب ہوتے تھے (غزوات العرب بحوالہ اسلام کے شاندار یورپ میں صفحہ ۱۰۔ بحوالہ مسلمانوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور عیسائیوں کی کشمکش کی تاریخ۔ صفحہ ۱۹۴)

اس لئے مسلمانوں کے حملہ کی ایک غرض ان مظلوم عوام کو ظلم سے نجات دلانا تھی۔

(۳) ہاں تیسری وجہ کاؤنٹ جولین (جو اس حملہ کا محرک ہوا) کی راڈرک سے عداوت ہے جس کا باعث جولین کے داماد سابق شاہ اندلس وٹیزا کو تخت سے ہٹانا اور اس کے بیٹوں کو تکالیف دینا بھی ہو سکتی ہے۔

جولین کی ذاتی اغراض اور مفادات جو راڈرک کے دور حکومت میں تلف ہو رہے تھے۔ بھی اس کا باعث ہو سکتے ہیں۔ اور راڈرک کا جولین کی لڑکی سے غیر شریفانہ سلوک بھی یقیناً اس عداوت کو بڑھانے کا موجب تھا (تاریخ اسپین میریا کالیکٹ)

ان وجوہات کی بنا پر ہی جولین نے افریقہ کے ایک اسقف کو ہمراہ لے کر اسلامی دارالحکومت قیروان پہنچ کر یہاں کے گورنر موسیٰ بن نصیر سے ملاقات کی اور اندلسی حکومت کے عوام پر تشدد و ظلم کو پیش کر کے امداد کی درخواست کی۔ موسیٰ نے حالات کا جائزہ لینے کے بعد خلیفۃ المسلمین ولید بن عبد الملک (بغداد) سے اندلس پر حملہ کی اجازت طلب کی۔ اجازت آنے پر موسیٰ بن نصیر نے اپنے آزاد کردہ غلام طارق بن زیاد کو سات ہزار سپاہی دے کر ہسپانیہ کی طرف پیش قدمی کا حکم دیا۔

طارق نے ۳۰ اپریل ۷۱۱ء مطابق ۵ رجب ۹۲ھ کو آبنائے جبرالٹر عبور کیا طارق نے جس جگہ جہازوں کو ٹھہرایا وہ آج بھی اس کے نام پر "جبل الطارق" (جبرالٹر) کہلاتی ہے۔ ساحل پر اترتے ہی اس نے اپنے سپاہیوں کو جہاز جلا دینے کا حکم دیا اور اس کے بعد ایک پرجوش تقریر کی کہ:

"یا تو یہ ملک فتح کرنا ہے یا
شہید ہو جانا ہے۔ سمندر
تمہارے پیچھے ہے اور دشمن
آگے۔ تیسرا کوئی راستہ نہیں۔"

سرزمین اندلس پر مسلمانوں کا پہلا معرکہ جنوبی سپین کے گورنر تدمیر کے ساتھ ہوا جو شکست کھا کر حاکم سپین کے پاس فریادی ہوا۔ راڈرک نے ایک لاکھ کا لشکر مقابلہ پر بھیجا۔ طارق نے بھی مزید پانچ ہزار کی کمک منگوائی۔ چنانچہ جولائی ۷۱۱ء میں بارہ ہزار کے اسلامی لشکر کا مقابلہ دریائے گواڈلیٹ کے کنارے ایک لاکھ کے ٹڈی دل لشکر سے ہوا۔ آٹھ دن تک لڑائی جاری رہی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائیوں کو شکست فاش ہوئی اور ان کی فوج مسلمان جانبازوں کے مقابلہ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ خود راڈرک بھاگتے بھاگتے دریا میں ڈوب کر مر گیا۔ اس عظیم الشان فتح نے سپین کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ عیسائیوں کا زور ٹوٹ گیا اور طارق کو کسی سخت مزاحمت کا اندیشہ نہ رہا۔ چنانچہ اس نے حالات کا جائزہ لے کر مزید پیش قدمی کرتے ہوئے غرناطہ۔ قرطبہ، مالقہ ایسے اہم شہروں اور سپین کے دارالحکومت طلیطلہ پر قبضہ کر لیا (غزوات العرب بحوالہ مسلمانوں اور عیسائیوں کی کشمکش کی تاریخ صفحہ ۲۴۱، ۲۴۲)

ان شہروں سے عموماً اور طلیطلہ سے خصوصاً طارق کو بے شمار مال غنیمت ہاتھ لگا خصوصاً شاہ سپین کے ۲۴ زرنگار تاج مائدہ سلیمانی اور ہیرے جواہرات۔ جو آج بھی میڈرڈ کے عجائب خانوں میں محفوظ ہیں۔

جون ۷۱۲ء مطابق ۹۳ھ میں موسیٰ بن نصیر بھی اٹھارہ ہزار فوج لے کر غیر مفتوحہ علاقوں کا رخ کرتے ہوئے اندلس میں داخل ہوئے اور شذونہ، قرمونہ، اشبیلیہ، ماردہ، لبلہ اور باجہ کے علاقے فتح کئے۔ یہ امر خصوصاً قابل ذکر ہے کہ موسیٰ نے اسلامی افواج کے قائد کو بھی مفتوحہ علاقوں کے لوگوں سے نرمی کا سلوک کرنے کا حکم دیا اور خود بھی نرمی کا پہلو اختیار کرتے ہوئے مفتوح لوگوں پر رحم و کرم کی پالیسی اختیار کی۔ اس سے یہ امر واضح ہے کہ ان حملوں کے نتیجہ میں زبردستی اسلام کی اشاعت نہیں ہوئی۔

طارق اور موسیٰ کے لشکر ابھی ہسپانیہ میں فتوحات حاصل کرتے ہوئے شمال مغرب کو جا رہے تھے کہ موسیٰ کو دمشق سے خلیفہ کا بلاوا آگیا ابھی ہسپانیہ مکمل طور پر زیر نگین اسلام نہ ہوا تھا۔ موسیٰ نے مہلت چاہی مگر دوسرا بلاوا آپہنچا۔ جبکہ ابھی مفتوح علاقوں میں صحیح نظم و نسق بھی قائم نہ ہوا تھا چنانچہ موسیٰ مکمل فتح ہسپانیہ کی حسرت دل میں لئے عازم دمشق ہوگئے اور یہی امر بعد میں متوازی عیسائی حکومتوں، ریاستوں اور مسلمانوں کے سپین سے اخراج پر منتج ہوا۔ کاش کہ خلیفہ کو ہسپانیہ کے صحیح حالات کا اندازہ ہوتا۔ اور وہ موسیٰ کو اصرار سے واپس نہ بلاتے تو شاید آج اندلس کی تاریخ اس طور سے نہ لکھی جاتی۔ (تاریخ اندلس جلد اول صفحہ ۱۱ تا صفحہ ۱۲)

دور امارت

ہسپانیہ میں مسلمان ۷۱۱ء میں داخل ہوئے اور ۱۵۰۲ء تک تقریباً آٹھ سو سال سپین پر حکومت کی۔ اس طویل مدت میں ہسپانیہ کی اسلامی حکومت پر کئی ادوار آئے۔ یہاں تک کہ ہسپانیہ پر فرڈی ننڈ اور ملکہ ازابیلا کے ذریعہ عیسائی حکومت پھر قائم ہو گئی اور مسلمانوں کو جبراً ملک سے نکال دیا گیا۔

ہسپانیہ میں طارق بن زیاد کے قیام کا عرصہ تین سال چار ماہ اور موسیٰ بن نصیر کا تین سال دو ماہ ہے۔ اس کے بعد تقریباً نصف صدی تک اس وسیع اسلامی سلطنت میں غیر منظم دور امارت جاری رہا۔ یہ امراء افریقہ اور دمشق سے مقرر کئے جاتے تھے۔ ۹۲ھ سے ۱۳۸ھ تک ۴۶ برس کے دور امارت میں ہسپانیہ پر ۲۴ امراء یکے بعد دیگرے حکومت کی۔ تاہم اس عرصہ میں عربوں، بربروں اور شامی عراقی، حمیری قبائل کی سیاسی کشمکش کے نتیجہ میں ہسپانیہ انتشار کا شکار رہا اور خانہ جنگیاں ہوتی رہیں اس لئے اشاعت اسلام کا کام کسی خاص تنظیم سے نہ ہو سکا۔ تاہم حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی نے تمام اسلامی حکومتوں کے گورنروں کو تبلیغ اسلام کرنے کا اور شرعی نظام حکومت قائم کرنے کا حکم دیا۔

چنانچہ آپ نے ہسپانیہ پر ایک نہایت نیک سیرت اور بلند کردار شخص سمح بن مالک خولانی کو امیر بنا کر بھیجا۔ جنہوں نے اسلامی اصلاحات کے ساتھ یقیناً تبلیغ اسلام بھی کی ہوگی۔ اس کے بعد ۱۱۶ھ سے ۱۲۱ھ تک عقبہ بن حجاج سلولی گورنر اندلس کے دور میں اشاعت اسلام ہوئی۔ یہ خود قیدیوں کو جا کر تبلیغ کرتے اور روزانہ بہت سے مسلمان ہو جاتے۔

مشہور مورخ اندلسی مقری کے بیان کے مطابق ناربون میں رہ کر انہوں نے عیسائیوں میں اسلام پھیلایا جبکہ ان کو مذہبی آزادی حاصل تھی (تاریخ اندلس جلد اول صفحہ ۱۴۹)

اس کے علاوہ اس نصف صدی میں قانون کے تمدن سے متاثر ہو کر کئی لوگ مسلمان ہوتے ہوں گے۔ عیسائی مورخ ایس پی سکاٹ جس نے ۲۰ سال سپین کی لائبریریوں میں کتابیں چھان کر اس کی تاریخ لکھی ہے۔ مسلمانوں کے اس تمدنی اثر کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے۔

"اندلس زیر حکومت اسلامی
۵۰ سال کے اندر اندر تہذیب
کے اس نقطہ پر پہنچ گیا کہ جہاں
تک اٹلی کو زیر حکومت پوپ
پہنچنے میں ایک ہزار برس
لگے تھے۔"

(اخبار الاندلسی صفحہ ۳۴۱) (باقی)

کوئی احمدی گھرانہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جہاں "الفضل" باقاعدہ نہ پہنچتا ہو۔ (مینیجر)

○

"مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکر مسکیں رہے تم کو غم ایام نہ ہو"

مندرجہ بالا شعر میں حضرت مصلح موعودؓ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر کسی دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے تو زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی میں وہ کبھی کوتاہی نہ کرے بلکہ یتامیٰ و مساکین کا خیال ہمیشہ مدنظر رکھے اور یہ غم نہ کرے کہ اگر اپنے اموال سے غرباء کی مدد کرے گا تو اس کا روپیہ کم ہو جائے گا۔

اس میں شک نہیں کہ بہت سے صاحب استطاعت احباب اپنی واجب الادا زکوٰۃ بڑے فکر اور اہتمام سے مرکز میں از خود بھجوا دیتے ہیں مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض دوستوں سے مسائل میں لاعلمی کے باعث سستی ہو جاتی ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ارسال مرکز فرمائیں۔

جملہ عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ وصولی زکوٰۃ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ فرمائیں اور صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ کی رقوم وصول کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کروا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء!

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۴۵ سال پہلے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء

کوئٹہ کے قہری زلزلے کے متاثرین کی امداد کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اپیل

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ کوئٹہ کے افراد کی بھاری اکثریت محفوظ رہی

اللہ تعالیٰ کا اپنی جماعتوں کے ساتھ خاص تعلق اکثر اوقات دنیا کے سامنے بڑی وضاحت کے ساتھ آشکار رہتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جس کے افراد یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایک خدائی جماعت ہیں ان کو خدا تعالیٰ کی قہری تجلی سے عموماً محفوظ رکھا جاتا ہے جب کہ یہ تجلی دیگر لوگوں پر عام ہوتی ہے۔

اسی قسم کا ایک سلوک اللہ تعالیٰ کی ذات سے جماعت احمدیہ کے حق میں اس وقت دیکھنے میں آیا جب کہ ۱۹۳۵ء میں کوئٹہ کے قیامت خیز زلزلے سے جماعت احمدیہ کے افراد عمومی طور پر محفوظ رہے۔

آج سے ٹھیک ۴۵ سال قبل آج ہی کے دن یعنی ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کی رات اہلِ کوئٹہ کے لئے محشر کا پیغام بن کر آئی۔ صبح تین بجے جب کہ سارا شہر آرام کی نیند سو رہا تھا زمین ایک زبردست زلزلے کی زد میں آ کر سمندر میں گھری ہوئی کسی ناؤ کی طرح ہچکولے کھانے لگی۔ ایک زبردست گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی اور چند لمحوں میں شہر کے مکان اپنی چھتوں اور دیواروں سمیت زمین پر آ رہے۔ اور ہر طرف آہ و بکا کا مہیب عالم برپا ہو گیا۔ یہ زلزلہ ہزاروں جانوں کی تباہی کا سبب بنا۔ اخبار پرتاپ لاہور نے ۱۶ رجون ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ:

"یہ زلزلہ نہ صرف بلوچستان بلکہ ہندوستان کی تاریخ میں مہیب ترین ہے۔ اپریل ۱۹۰۵ء میں دھرم سالہ میں جو زلزلہ آیا اس نے بھی بہت تباہی مچائی تھی۔ ۱۹۳۴ء میں بہار میں زلزلہ آیا۔ بہار کا زلزلہ بڑا ہولناک تھا۔ اور اس کے حالات پڑھ کر ہم حیران ہوتے تھے لیکن کوئٹہ کے زلزلہ نے انہیں مات کر دیا ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طرف سے مصیبت زدگان کی امداد کی اپیل

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۳ رجون ۱۹۳۵ء کو ایک اہم مضمون لکھا جس میں جماعت احمدیہ کو فوری توجہ دلائی کہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے میدان میں آ جائیں۔ تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۱۱۶ میں اس زلزلے کے ذکر میں حضور رضی کا یہ ارشاد محفوظ ہے حضور نے تحریر فرمایا:

"احباب اخبارات میں پڑھ چکے ہوں گے کہ کوئٹہ میں ایک شدید زلزلہ آیا ہے جس سے قریباً اسی فیصد آبادی تباہ ہو گئی ہے یہ ایک تازہ نشان ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا جنہوں نے بوضاحت شدید زلزلوں کی خبر دے کر دنیا کو پہلے سے جگا دیا تھا مگر افسوس کہ لوگ اب تک نہیں جاگے لیکن جہاں یہ زلزلہ ایک نشان ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا وہاں اس کے صدمہ سے بچنے والے لوگوں کی ہمدردی اور ان کی خدمت کی ایک اہم ذمہ داری بھی جماعت احمدیہ پر پڑتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم مصیبت زدوں کی غیر معمولی خدمت کر کے دنیا پر ثابت کر دیں کہ ہم دنیا کی ہمدردی اور اس کی خیر خواہی کو اپنا ذاتی فرض سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عائد کردہ ذمہ داری کو نہ صرف سمجھتے ہیں بلکہ اسے پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ میں نے اس وقت خدمت کے لئے ایک ڈاکٹر دو کمپونڈر اور ایک سیکرٹری کو کوئٹہ روانہ کر دیا ہے اور ان کے ساتھ بہت سا سامان مرہم پٹی وغیرہ کا بھی بھیجا گیا ہے۔ اور ان لوگوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ نہ صرف جماعت احمدیہ کے حاجتمند احباب کی مدد کریں بلکہ تمام مذاہب و ملت کے لوگوں کی حتی الوسع امداد کریں۔ اس سلسلہ میں میں احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جس رنگ میں بھی اس کام میں امداد کر سکتے ہیں امداد دینے سے دریغ نہ کریں۔ جو ڈاکٹر اس وقت وہاں پہنچ سکتے ہوں سلسلہ کے نظام کے تحت وہاں پہنچ کر کام کریں۔ جو ڈسپنسر اور کمپاؤنڈر وقت دے سکتے ہوں وہ بھی اپنے آپ کو پیش کریں اور جو لوگ مزدوری وغیرہ کا کام کر سکتے ہوں وہ بھی اپنے آپ کو پیش کریں کیونکہ ملبہ وغیرہ اٹھانے کا بھی بہت بڑا کام ہے ممکن ہے کہ اس کوشش سے بھی کئی جانیں بچ جائیں۔ گذشتہ تجربہ بتاتا ہے کہ دو دو ہفتہ بعد بھی ملبوں کے نیچے سے زندہ نکل آئے ہیں۔ ان لوگوں کے سوا جو کام کے لئے وہاں جا سکتے ہیں دوسرے احباب سے میں یہ خواہش کرتا ہوں کہ وہ دل کھول کر چندہ دیں۔"

(الفضل ۵ رجون ۱۹۳۵ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۲۲۶)

تاریخ میں یہ بات محفوظ ہے کہ جماعت احمدیہ نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہا اور زلزلے کے مصیبت زدگان کے لئے ہزاروں روپے پیش کر دیئے یہاں پر اس خدائی نصرت کی طرف بھی اشارہ کرنا ضروری ہے کہ جہاں اس زلزلے کے نتیجہ میں کوئٹہ کی آبادی کا اسی یا نوّے فیصد حصہ لقمۂ اجل ہوا وہاں یہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل و عنایت سے جماعت احمدیہ کوئٹہ کا نقصان صرف ۱۲ فیصدی کے قریب تھا اور اکثر احمدی گھرانے بالکل محفوظ و مامون رہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت کے حق میں ایک عظیم نشان تھا۔

اس زلزلے کے چشم دید حالات کے بارے میں محترم احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی نے راقم السطور کے نام اپنے خط میں مندرجہ ذیل امور تحریر فرمائے ہیں۔ محترم احمد جان صاحب زلزلے کے روز کوئٹہ میں مقیم تھے۔ آپ لکھتے ہیں۔

"۳۰ مئی ۱۹۳۵ء کی شام کو مولانا محمد الیاس خان صاحب عصر کے وقت میرے پاس مستونگ سے تشریف لائے اور عصرانہ سے فارغ ہونے کے بعد وہ اپنے دو صاحبزادوں عبد القدوس خان صاحب اور عبد السلام خان صاحب جو اس وقت دسویں جماعت کے طالب علم تھے اور ہوسٹل میں مقیم تھے کو ملنے کے لئے گئے میں ساتھ ہی تھا اس کے بعد ہم مسجد میں آ گئے نماز مغرب انہوں نے پڑھائی اس کے بعد ایک طلبہ درس ہوا عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے پسند کیا کہ انہیں ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب سے کام بھی ہے اور ان کے ساتھ ہی ان کے گھر چلے گئے۔ میرا مکان مسجد سے قریباً سوا میل کے فاصلے پر تھا گھر میں ہی قریباً ساڑھے دس بجے

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد فیصد ادائیگی کرنیوالے مخلصین کی تیسری قسط

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں اپنے وعدوں کی صد فی صد ادائیگی کرنے والے مخلصین کی دو فہرستیں روزنامہ الفضل مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء اور مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۹ء میں شائع ہو چکی ہیں۔ تیسری قسط اب بغرض ریکارڈ اور دعا شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانیوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ ان میں سے بعض مخلصین وفات پا چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ باقیوں کو اللہ تعالیٰ مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ ان میں سے بہتوں نے اپنا پہلا وعدہ پورا کرنے کے بعد بھی اس مبارک تحریک کے چندہ کی ادائیگی کو جاری رکھا ہوا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ظہور احمد سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

۶۱ مکرم حاجی محمد رمضان صاحب مرحوم دارالعلوم غربی ربوہ
۶۲ " مولوی عبدالرحمن صاحب انور دارالرحمت وسطی "
۶۳ مکرمہ فریدہ حمید صاحبہ C/o جنگ ڈرائی کلینرز نواں شہر ملتان
۶۴ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب اسسٹنٹ انجینئر کوٹ احمدیاں ضلع بدین
۶۵ " فضل دین صاحب ننگلی نصیر آباد نزد ربوہ
۶۶ مکرمہ جنت النساء صاحبہ اہلیہ صوفی عبدالغفور صاحب نصیر آباد نزد "
۶۷ مکرم میاں خوشی محمد صاحب سابق باڈی گارڈ دارالرحمت غربی ربوہ
۶۸ " منیر احمد صاحب بشیر ابن مولوی نذیر احمد بشیر صاحب " " "
۶۹ " میاں لقمان احمد صاحب ابن راجہ غلام حسین " دارالصدر شرقی "
۷۰ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد بوٹا صاحب سیالکوٹی دارالرحمت غربی "
۷۱ مکرم بشیر احمد سونگی صاحب ولد الحاج نذیر احمد صاحب سونگی دارالرحمت وسطی ربوہ
۷۲ " قریشی نذر احمد صاحب قصور
۷۳ مکرمہ نعیمہ اختر صاحبہ چک ۱۲۱ ج ب ضلع فیصل آباد
۷۴ " رشیم بی بی صاحبہ اہلیہ میاں مولا بخش صاحب گودرہ ضلع فیصل آباد
۷۵ مکرم حکیم سراج دین صاحب شادیوال ضلع گجرات
۷۶ مکرمہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم سراج دین صاحب " " "
۷۷ مکرم مولوی محمد شفیع صاحب " " "
۷۸ مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ عنایت اللہ صاحب پٹواری " " "
۷۹ " سرداراں بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالرحمن صاحب " " "
۸۰ " " " از طرف والد ماجد امام دین صاحب مرحوم " " "
۸۱ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب پٹواری " " "
۸۲ مکرمہ سردار بی بی صاحبہ دختر غلام محمد صاحب " " "
۸۳ مکرم بشیر احمد صاحب فتح پور " "
۸۴ " نفیس احمد صاحب ولد حافظ شفیق احمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ
۸۵ مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ خواجہ عبدالقیوم صاحب دارالرحمت وسطی "
۸۶ مکرم راجہ عبدالوہاب صاحب ابن راجہ عبدالسلام صاحب دارالرحمت شرقی "
۸۷ " محمد اسلم ظفر صاحب سکھر
۸۸ " چوہدری مبارک علی صاحب پنوعاقل ضلع سکھر
۸۹ " محمود احمد صاحب " " "
۹۰ مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالرحمن انور صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ
۹۱ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب دارالرحمت شرقی "
۹۲ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب شادیوال ضلع گجرات
۹۳ " غلام فاطمہ صاحبہ پسرور ضلع سیالکوٹ
۹۴ " ناظراں بیگم صاحبہ " " "

بقیہ صفحہ ۵

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

رات کے پہنچا۔ اور جب میں سونے کے لئے لیٹا تو ابھی میں نے مسنون دعائیں نہیں پڑھی تھیں جن کے پڑھنے کی پُرزور تحریک ہوئی۔ میں اٹھ بیٹھا اور دعائیں پڑھنے کے بعد پھر لیٹا۔ میں اپنی فیملی کے ساتھ تھا۔ برآمدے میں ہماری چارپائیاں تھیں۔ رات کے قریباً تین بجنے میں دس منٹ ہوں گے جب کہ پہلے ایک زور سے دھماکے کی آواز آئی جیسے بم پھٹتا ہے اور معاً زلزلے کی ایک تیز رو آئی اور اس کے بعد ایک اور ابھی منٹ پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ کوئٹہ کی فلک بوس عمارتیں زمیں بوس ہو گئیں تاہم اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچایا اور گھر سے نکل کر باہر میدان میں آ گئے۔ بستر میرا بالکل صاف تھا وہی زمین پر بچھا دیا گیا۔ سردی کی شدت کی محسوس ہو رہی تھی اور بچوں پر رضائی وغیرہ دے دی۔ تین غیر احمدیوں کے مکان میرے ساتھ تھے اور خدا کے فضل سے ان کو بچانے میں بہت توفیق ملی اچانک میرے ذہن میں یہ آیت آئی وجعلنا من الماء کل شیء حی۔ میں جلدی سے اپنے گھر سے پانی والا حمام اٹھا لایا اور تھوڑا تھوڑا پانی سب کو پلایا۔ ساتھ والے محلے کے لوگوں کو بھی وہیں جمع کر لیا گیا اور یہ پانی کا پینا سب کی بڑی تسکین کا موجب ہوا۔ زلزلہ بار بار بڑی شدت سے آتا رہا تھا اور پھر فجر سے قبل دوسرے محلے میں جہاں ہمارے دوسرے احمدی دوست تھے نماز کے لئے چلا گیا اور ان کے ساتھ ہی فجر کی نماز ادا کی اور پھر احباب جماعت کی خیریت دریافت کرنے کے لئے مختلف اطراف میں دوستوں کو بھجوایا۔ تیسرے دن کوئٹہ شہر خالی کرا لیا گیا اور ہم سب ریس کورس کے وسیع میدان میں آکر جمع ہو گئے یہاں تمام لوگوں مسلم و غیر مسلم کے چہروں پر خشیت الٰہی کے آثار دیکھے چند دن یہ حالت قائم رہی اور پھر رفتہ رفتہ یہ آثار غائب ہونے شروع ہو گئے۔ یہ نشان آج سے ٹھیک ۴۵ سال پہلے خدا تعالیٰ نے دکھایا اور جنہیں خدا تعالیٰ نے توفیق دی انہوں نے احمدیت کو قبول بھی کیا

درخواستِ دعا

(۱) خاکسار کی والدہ گر جانے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں ان کی صحت و سلامتی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(اقبال پیرزادہ پام ویو۔ ۵ ڈیوس روڈ۔ لاہور)

(۲) عزیزم نصیر احمد صاحب پسر و نبیرہ محمد انور صاحب کی دائیں ٹانگ ۲۳ مئی کو فٹ بال کھیلتے ہوئے ٹوٹ گئی ہے۔ انہیں فوری طور پر بغرض علاج لاہور لے جایا گیا ہے۔ نصیر احمد صاحب ربوہ کرکٹ کلب کے ممبر ہیں اور بہت مخلص دوست ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشیر احمد شریف کیپٹن ربوہ کرکٹ کلب)

(۳) اس عاجز کے تین بیٹے نصر اللہ، نذیر خالد، محمد یسین اختر اور محمد رفیق شاکر بسلسلہ روزگار بیرون پاکستان مقیم ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے نیک مقاصد میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور ہر حال میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(محمد یعقوب ننگلی
اڈہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد)

۹۵ مکرم میر محمد ابراہیم صاحب مرحوم بذریعہ میر بشیر احمد صاحب پسرور ضلع سیالکوٹ
۹۶ " مبارک احمد بھٹی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ گوٹھ چیراج گنڈور " سکھر
۹۷ مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ ملک حبیب الرحمن صاحب دارالبرکات ربوہ
۹۸ از طرف محترمہ عظیم بی بی صاحبہ مرحومہ والدہ ملک حبیب الرحمن صاحب "
۹۹ از طرف حضرت حافظ نبی بخش صاحب مرحوم والد ملک حبیب الرحمن صاحب دارالبرکات ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصول ٹارگٹ کیلئے مسابقت الی الخیرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے چھیالیسویں (۴۶) سال کے لئے پندرہ لاکھ روپیہ کی بجائے اٹھارہ لاکھ روپیہ کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ اس ارشاد کی تعمیل میں ہر جماعت بلکہ ہر فرد کی طرف سے حیثیت کے مطابق وعدہ پیش حضور کرنا از بس ضروری ہے معاونین خصوصی کی تعداد میں معقول اضافہ رونما کرنا بھی انشاء اللہ گوہر مقصود حاصل کرنے میں مفید اور ممد ثابت ہوگا۔ اس لئے بغرض دعا و فروغ جذبۂ مسابقت الی الخیرات معاونین خصوصی کی پہلی قسط ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

مکرم خواجہ وجاہت احمد صاحب	لیاقت آباد کراچی	۱۵۰۰۰/- روپے
" ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب انصاری	النور سوسائٹی "	۱۲۲۰۱/- "
" شریف احمد صاحب بانی	ناظم آباد شمالی "	۱۲۰۰۰/- "
مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب انصاری	النور سوسائٹی کراچی	۳۰۰۰/- "
مکرم چوہدری کلیم اللہ صاحب	ڈیفنس " "	۳۰۰۰/- "
" رفیع الدین احمد صاحب	" "	۳۰۰۰/- "
" عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی	ناظم آباد سوسائٹی "	۲۴۰۰/- "
" چوہدری محمد افضل صاحب طاہر	ڈرگ کالونی "	۲۰۰۰/- "
" عبدالباسط صاحب مہتہ	ڈیفنس سوسائٹی "	۲۰۰۰/- "
" کرنل نصر اللہ خان صاحب	صدر "	۲۰۰۰/- "
" چوہدری مشتاق احمد صاحب گرین مرچنٹ	شیر شاہ کالونی "	۱۸۵۰/- "
" " نصیر احمد صاحب	ڈیفنس سوسائٹی "	۱۶۰۰/- "
" بابو عنایت اللہ صاحب	ڈرگ روڈ "	۱۴۰۰/- "
" شیخ عبدالمجید صاحب	ڈیفنس سوسائٹی "	۱۳۰۰/- "
" مقبول احمد صاحب ٹھیکیدار	" "	۱۳۰۰/- "
" حبیب اللہ صاحب بٹ	" "	۱۲۰۰/- "
" طاہر احمد صاحب ہاشمی	النور سوسائٹی "	۱۱۰۰/- "
" چوہدری عبدالماجد صاحب	ڈیفنس سوسائٹی "	۱۱۰۰/- "
" نواز احمد صاحب منہاس	سعود آباد "	۱۰۵۰/- "
" ڈاکٹر جلال الدین صاحب	صدر "	۱۰۱۰/- "
" محمد رشید الدین صاحب	النور سوسائٹی "	۱۰۰۰/- "
" قریشی مقبول احمد صاحب	ڈرگ روڈ "	۱۰۰۰/- "
" کرنل محمد صادق صاحب	ڈیفنس سوسائٹی "	۱۰۰۰/- "
ظفر اقبال صاحب صدر دواخانہ	صدر "	۱۰۰۰/- "

(باقی) (وکیل المال اول تحریک جدید)

تلاش گمشدہ

میرا بیٹا عزیزم انیس احمد جس کی عمر بارہ سال ہے اور چھٹی جماعت کا طالب علم ہے ۲۱ مئی سے کہیں چلا گیا ہے۔ ابھی تک پتہ نہیں لگا کہ وہ کہاں ہے۔ عزیز کا رنگ گورا ہے اور ماتھے پر زخم کا نشان ہے۔ ملیشیا کی وردی پہنے ہوئے ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے جلد گھر پہنچا دے۔ اور جس دوست کو یہ بچہ ملے وہ خاکسار کو اطلاع دے دیں

یا خود جا کر اسے لے آؤں یا اسے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

(مظفر احمد
بان، سوتلی، مرچنٹ چھوٹا بازار۔ لالہ موسیٰ)

انصار اللہ اور تجنید

(۱) عمر کے لحاظ سے مجلس انصار اللہ میں شامل نہ ہونا قومی جرم ہے۔
(ارشاد حضرت مصلح موعودؓ)

(۲) زعماء کرام اور ناظمین اضلاع (انصار اللہ) کا فرض ہے کہ اپنی اپنی مجلس یا ضلع میں ان افراد کو تلاش کریں جو ابھی تک مجلس کے رکن نہیں بنے۔

(۳) فارم تجنید مجالس کو ارسال کیا جا چکا ہے۔ اس کی روشنی میں نئے اراکین کی فہرست فوری طور پر بھجوائیں۔

(۴) جن مجالس نے گذشتہ سال فہرست نہیں بھجوائی تھی۔ وہ فارم ملتے ہی پُر کر کے ماہانہ سرکلر سے کاٹ کر مرکز کو ارسال کریں۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انصار بھائیوں سے ایک ضروری درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے مقرر فرمودہ نئے ٹارگٹ چندہ تحریک جدید بقدر اٹھارہ لاکھ روپیہ کے حصول میں انصار بھائیوں کا تعاون جس قدر ضروری ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ دفتر ہذا کی طرف سے جملہ مجالس کو ایک سرکلر مع فارم وعدہ جات بھجوایا گیا ہے اس کو عملی جامہ پہنا کر انصار بھائی جلد از جلد دفتر ہذا کو نتائج سے مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ مفید اور خصوصی تعاون کرنے والے مخلصین کے لئے خصوصی دعا کی درخواست حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں کی جائے گی۔

ع: اے میرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

میرے محترم بزرگ سید محمد باقر صاحب خوشنویس ربوہ کی اہلیہ محترمہ ۱۷ مئی ۱۹۸۰ء کو بوقت سات بجے شام اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ یہ عرصہ انہوں نے نہایت صبر اور شکر سے گذارا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(عبدالجبار زاہد میجوریل فوٹوگرافر۔ گول بازار ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ زوجہ چوہدری محمد جلال صاحب وصیت نمبر ۱۲۲۲۸ نے اپنی وصیت ۱۹/۱۰/۷۵ کو کریم نگر ضلع مظفر پار کر سندھ سے کی تھی ان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا جو بھی ان کے متعلق جانتے ہوں ان کے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو فوری طور پر مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ۶ جون بروز جمعہ شروع ہو رہے ہیں۔ ہر خادم کی شمولیت لازمی ہے (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۸۰ء

۲۳ جون تا ۸ جولائی منعقد ہوگی

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال فضل عمر درس القرآن کلاس ۲۳ جون تا ۸ جولائی ۱۹۸۰ء مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی انشاء اللہ۔ جملہ امراء کرام و صدر صاحبان و مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ایسے طلباء و طالبات کو کلاس میں شمولیت کی تحریک فرمائیں جو کم از کم مڈل پاس ہوں یا اس سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوں۔ اس تعلیمی معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑی عمر کے مرد و خواتین بھی شمولیت اختیار کر سکتے ہیں۔ کلاس کے حسب ذیل تین معیار ہوں گے۔

معیارِ اوّل:۔ جن طلباء و طالبات کی تعلیم بی۔اے یا اس سے اوپر ہوگی۔ مولوی فاضل، منشی فاضل اور ادیب فاضل بھی اس میں شامل ہیں۔

معیارِ دوم:۔ جن کی تعلیم بی۔اے سے کم اور میٹرک سے زیادہ یا میٹرک تک ہوگی۔

معیارِ سوم:۔ جن کی تعلیم مڈل سے یا اس سے اوپر مگر میٹرک سے کم ہوگی۔

طلباء کی فہرستیں نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ اور طالبات کی فہرستیں حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی خدمت میں مورخہ ۲۲ جون ۱۹۸۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

۲۶ مئی کے شمارے میں سہو سے کلاس کے آغاز کی تاریخ ۳ جون شائع ہوگئی ہے جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے (ادارہ)

وقف جدید کی اہمیت

احمدی مستورات کی دینی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۶۶ء کے لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر احمدی مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں۔ تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں ..... تو میں سمجھتا ہوں کہ وقفِ جدید کا بجٹ بچوں کے چندوں سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں۔ جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

احمدی بہنیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے وقف جدید کے مالی جہاد میں پورے جوش و خروش کے ساتھ مالی قربانیاں پیش کریں اور اس طرح اپنے بچوں کے ذہنوں میں اس مبارک الٰہی تحریک کی اہمیت قائم کریں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

فوری اطلاع دیں

راجہ خورشید احمد صاحب منیر مربی سلسلہ مظفر آباد جہاں کہیں ہوں فوراً نظارت ہذا میں پہنچ کر رپورٹ کریں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

خدمتِ دین کے لئے آمادہ

احمدی ڈاکٹر صاحبان متوجہ ہوں

دنیا کے کسی بھی ملک میں مقیم احمدی ڈاکٹر صاحبان جو تحریک جدید کے ماتحت بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے آمادہ ہوں اور کم از کم تین سال کے لئے اپنی خدمات پیش کر سکتے ہوں وہ فوری طور پر وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ سے رابطہ قائم کر کے اپنے حالات و کوائف سے آگاہ کریں۔

جماعتوں کے امراء صاحبان اور دوسرے احباب سے بھی گزارش ہے کہ اگر وہ ایسے ڈاکٹر صاحبان کو جانتے ہوں جو ان کے نزدیک اس خدمت کے اہل ہیں تو وہ انہیں اس اعلان کے مضمون سے آگاہ کریں۔ اور وکالت تبشیر کو بھی ان کے نام و پتہ سے مطلع کریں۔ (مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

ایف ایس سی کے طالب علم متوجہ ہوں

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور۔ فیصل آباد گرمیوں کی چھٹیوں میں ایف ایس سی کے طلباء کے لئے ربوہ میں فری کوچنگ کلاسوں کا انتظام کر رہی ہے۔ جس میں فزکس کیمسٹری۔ بیالوجی اور الجبرا، انگلش پڑھانے کا انتظام ہوگا۔ خواہشمند طالب علم درج ذیل ایڈریس پر رابطہ قائم کریں۔

عبدالرشید زاہد انچارج کوچنگ کلاسز ۳۵/۵ دارالرحمت شرقی ب ربوہ

صدر مجلس کارپرداز کا تقرر

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب کو سال ۱۳۵۹ھش / ۱۹۸۰-۸۱ء کے لئے صدر مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقرر فرمایا ہے۔" (صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اعلان نکاح

۲۵ مئی ۱۹۸۰ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے میرے نواسے عزیز میاں منیر احمد صاحب جدّ ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم چک ۳۷ R.B کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد کے نکاح ہمراہ عزیزہ زاہدہ وسیم سلمہا اللہ بنت مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب دندان ساز ربوہ کا اعلان بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔

محمد یعقوب ننگلی سابق کاتب الفضل
اڈہ کھڑیانوالہ۔ ضلع فیصل آباد

معیاری ادارہ

معیاری انگریزی ادویات
نظر و دھوپ کی عینکیں ہر قسم

نظر کی عینکیں

ڈاکٹری نسخہ کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔
نظر کا معائنہ مفت
شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو فیصل آباد
شاہ میڈیکو۔ چنیوٹ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

شہرۂ حب اٹھرا
حب مساں

مرض اٹھرا کی شکار عورتوں کے لئے ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

ھُوَ الشَّافِی

دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان، ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

بالمقابل ایوان محمود ربوہ
پبلک جنرل سٹور
فون ۴۰۶